مختلف منسٹرز، ممبران پارلیمنٹ و سینیٹرز کی حضور انور سے ملاقاتیں

سب سے پہلے ممبر آف پارلیمنٹ Hon. Andrew Leslie (چیف گورنمنٹ Whip) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے آئے۔ موصوف نے بتایا کہ مَیں آرمی سے ریٹائر ہوا ہوں اور اب ممبر پارلیمنٹ ہوں اور چیف Whip ہوں۔ جو میرا علاقہ ہے وہ آٹوا میں ہی ہے اور مَیں یہاں سے منتخب ہوا ہوں۔

موصوف نے کہا کہ آٹوا میں بھی آپ کی کمیونٹی ہے۔ اس دفعہ مَیں ٹورانٹو میں پہلی دفعہ آپ کے جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔ میرے لئے یہ حیرت انگیز تجربہ تھا۔ بہت آرگنائز اور منظّم تھا۔ جلسہ گاہ سے باہر جہاں پولیس کے کنٹرول میں پارکنگ تھی وہاں زیادہ اچھی آرگنائزیشن نہیں تھی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں کہتا ہوں کہ ہمارا ڈسپلن آرمی کے ڈسپلن سے بہتر ہے۔

ممبر پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ جماعت دنیا میں امن کے قیام کے لئے، انسانی اقدار قائم کرنے کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے وہ قابل قدر ہیں اور آپ معاشرہ کی بھلائی کے کاموں میں جو اپنا حصہ ڈال رہے ہیں وہ بہت عظیم ہے۔ موصوف نے کہا یہ میرے لئے اعزاز ہے کہ مَیں آج حضور سے مل رہا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro بھی اس میٹنگ میں موجود تھیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ Judy صاحبہ کا جماعت سے بہت پرانا تعلق ہے اور اب یہ ہماری ذاتی دوست بن چکی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جب میں پہلی دفعہ کینیڈا آیا تھا تو یہ مجھے receive کرنے والوں میں شامل تھیں۔

ممبر پارلیمنٹ جوڈی نے عرض کیا کہ حضور انور سیسکاٹون (Saskatoon) کا بھی دورہ کر رہے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ حضور انور بریمپٹن (Bramption) کا بھی دورہ کریں اور وہاں بھی آئیں۔

اس پر امیر صاحب کینیڈا نے عرض کیا کہ بریمپٹن سے پہلے سیسکاٹون کی تعمیر مکمل ہوگی۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ اس کا مطلب ہے کہ حضور انور کو بار بار کینیڈا آنا پڑے گا۔

موصوفہ Judy صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ آج میں نے پارلیمنٹ سے باہر ایک خاتون کو دیکھا۔ وہ صرف چار ماہ قبل کینیڈا آئی ہے۔ وہ اس قدر جذباتی تھی کہ آج حضور انور پارلیمنٹ تشریف لا رہے ہیں اور مَیں اپنی زندگی میں حضور انور کا پہلی دفعہ دیدار کروں گی۔ وہ بہت جذباتی تھی۔ اس کو دیکھ کر مَیں بھی جذباتی ہوگئی۔

ممبر پارلیمنٹ Andrew Leslie کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات گیارہ بج کر دس منٹ تک جاری رہی۔

☆ بعد ازاں سینٹ کے دو ممبران Senator Peter Harder اور Senator Grant Mitchell حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کے لئے حاضر ہوئے۔

سینیٹر Peter، سینٹ میں حکومت کے نمائندہ بھی ہیں اور سینٹ کے اجلاسات میں حکومت کی طرف سے نمائندگی بھی کرتے ہیں۔

ان دونوں ممبران نے اپنا تعارف کروایا۔ سینیٹر Peter نے بتایا کہ نئے وزیراعظم نے مجھے سینٹ میں حکومت کا نمائندہ مقرر کیا ہے۔ اس سے پہلے مَیں فارن آفس میں کام کرتا تھا۔ مَیں نے بہت سے ایسے معاملات پر کام کیا ہے جن کے بارہ میں مجھے علم ہے کہ خلیفۃ المسیح بھی ان پر کام کر رہے ہیں۔ ایک دوسرے کی عزّت کرنا اور ہر شخص کے حقوق قائم کرنا اور معاشرہ میں رواداری اور انسانی اقدار کا قیام وغیرہ۔

موصوف نے حضور انور کا شکریہ ادا کیا کہ حضور انور لوگوں کو ان اچھائیوں پر اکٹھا کر رہے ہیں اور انسانی اقدار قائم کر رہے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ لوگوں نے بھی ایک اچھا قدم اٹھایا ہے کہ آپ نے فی الحال سیریا میں ایئر سٹرائیک روک دی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ آپ کو دوسرے ملکوں کی بھی رہنمائی کرنی چاہئے اور جہاں بھی جنگ کا خطرہ ہو آپ اس کو روکیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل امریکہ اور رشیا کے تعلقات میں تناؤ ہے اور یہ بڑھ رہا ہے۔ اگر اس کو نہ روکا گیا اور تعلقات مزید خراب ہوتے چلے گئے تو پھر بڑی تباہی آسکتی ہے۔ اس معاملہ میں کینیڈا کو اپنا رول ادا کرنا چاہئے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ کل کیا ہوگا۔

اس پر سینیٹرز نے کہا کہ کینیڈا کا کیا رول ہوسکتا ہے؟ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ کینیڈا G8 کا ممبر ہے، UNO کا ممبر ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ کس طرح اس قسم کے حالات میں رول ادا کیا جاسکتا ہے۔ کس طرح معاملات کو سنبھالا اور کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ اب تو حالات ساتھ ساتھ بدل رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مَیں نے 2013ء میں لاس اینجلیز (امریکہ) میں ایک ریسیپشن میں اپنے ایڈریس میں بتایا تھا کہ عالمی جنگ کے خطرات سَر پر منڈلا رہے ہیں اور اس میں ایٹمی ہتھیار استعمال ہو سکتے ہیں۔ تو اس تقریب میں موجود ایک سینیٹر نے کہا کہ مَیں آپ کی بہت سی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جو ایٹمی ہتھیار کے حوالہ سے بات کی ہے کہ وہ استعمال کئے جاسکتے ہیں اس سے اختلاف رکھتا ہوں۔ تو گزشتہ سال اِسی سینیٹر نے کہا کہ آپ کی بات درست تھی۔

اس پر موصوف سینیٹر Peter Harder صاحب نے کہا کہ حضور کی بات درست ہے واقعی آجکل دنیا میں بے یقینی ہے۔ آپ کا امن کا پیغام بہت اہم ہے اور بڑا پاورفُل ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل چیز انصاف ہے۔ معاشرہ کے ہر لیول پر انصاف ہونا چاہئے۔ آپ جو بھی پالیسی بناتے ہیں وہ انصاف کی بنیاد پر بنائیں اس میں کسی کی طرف بھی جانبداری نہیں ہونی چاہئے۔ پسند، ناپسند نہیں ہونی چاہئے جو بھی پالیسی ہو، فیصلہ ہو، انصاف اور عدل کی بنیاد پر ہو۔

ایک سینیٹر نے عرض کیا کہ آپ اپنی جماعت کو کیا پیغام دیتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ وہی پیغام ہے جو اسلام کے بانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دیا تھا کہ حُبُّ الْوطَنِ مِنَ الْاِیْمَان کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ اگر اس پیغام پر عمل ہو تو پھر ملک میں کوئی خرابی، شرارت نہیں ہوگی اور حکومت کے لئے کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ ہر ایک ملک کے لئے خیرخواہ اور وفادار ہوگا۔ کوئی پارٹی، کوئی گروہ ملک کے خلاف نہ ہوگا اور ملک میں امن قائم ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہم احمدی قانون کی پابندی کرتے ہیں اور ملک کے لئے وفادار ہیں اور ملک کی ترقی کے لئے پوری کوشش کرتے ہیں۔

ایک سینیٹر نے سوال کیا کہ ہیومن رائٹس کے حوالہ سے حضور انور کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کا پیغام دو فقروں میں ہے۔ اپنے خالق کو پہچانو اور اس کا حق ادا کرو اور پھر خدا کے بندوں کے حقوق ادا کرو۔

جاپان میں مجھ سے ایک پادری نے پوچھا تھا کہ امن کی تعریف کیا ہے تو مَیں نے اُسے جواب دیا تھا کہ ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کرے، دوسرے کے حقوق نہ چھینے۔ اگر ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کر رہا ہوگا تو پھر معاشرہ میں امن ہوگا۔

حضور انور نے حقوق کی ادائیگی کے حوالہ سے عربوں کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک شخص گھوڑا فروخت کر رہا تھا اور اُس نے اُس کی قیمت پانچ سو درہم بتائی۔ جو خریدنے والا تھا وہ کہنے لگا کہ تمہارا گھوڑا تو فلاں نسل کا ہے اور یہ بہت مہنگا گھوڑا ہے اس کی قیمت تو ڈیڑھ ہزار درہم ہے۔ فروخت کرنے والا کہتا ہے کہ مَیں نے پانچصد درہم میں بیچنا ہے اور دوسری طرف خریدنے والا کہہ رہا ہے کہ تم بہت کم قیمت میں فروخت کر رہے ہو۔ اس کی قیمت پندرہ صد درہم ہے۔ تو یہ ہے ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی۔ اس طرح ہر ایک کے حقوق ادا ہوں تو معاشرہ میں امن قائم ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل مسائل کی وجہ سے، Job نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں میں بے چینی ہے۔ آپ کوشش کریں کہ لوگوں کو Jobs ملیں اور لوگ ترقی کریں۔

ان دونوں سینیٹرز کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات بیس منٹ تک جاری رہی۔

☆ اس کے بعد درج ذیل تین حکومتی حکّام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کے لئے آئے:

1۔ ممبر آف پارلیمنٹ Pamela Goldsmith-Jones (موصوفہ منسٹر آف فارن افیئرز کی پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں)۔

2۔ Pascale Massot (موصوف منسٹر آف فارن افیئرز کے آفس میں Asia Pacific کے لئے پالیسی ایڈوائزر ہیں۔)

3۔ Giuliana Natale صاحبہ۔ (موصوفہ فارن افیئرز آفس میں سپیشل ایڈوائزر اور چیف آف سٹاف Privy Council Office ہیں)۔

ان ممبران نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ آپ کے یہاں آنے سے بہت خوشی ہوئی ہے۔

ہیومن رائٹس فریڈم کے دفتر کی نمائندہ نے اپنے دفتر کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ہمارے یہ پروگرام ہیں اور ہم احمدیہ کمیونٹی کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ احمدیہ جماعت سے ہمارا تعلق ہے۔ آپ کی کمیونٹی ہمیں بتاتی ہے کہ آپ لوگوں کے کیا تجربات ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ مَیں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو یہ طاقت دے اور توفیق دے کہ آپ نے جو پلان بنایا ہے اس پر انصاف کے ساتھ عمل کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ کا دفتر اچھا ثابت ہوگا۔

پارلیمانی سیکرٹری نے بتایا کہ پہلے انہوں نے ریلیجس فریڈم کے لئے ایک سیکرٹری مقرر کیا تھا۔ اب ہم نے اپنے ملک کے ہر ایمبیسڈر کو کہا ہے کہ آپ نے ہر جگہ ریلیجس فریڈم پر بھی کام کرنا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن صرف مذہبی آزادی پر فوکس نہ کریں بلکہ ہر قسم کی آزادی پر فوکس کریں تاکہ لوگوں کو ہر طرح سے آزادی ملے۔

سیکرٹری نے حضور انور سے سوال کیا کہ آپ کے کینیڈا کے دورہ کا مقصد کیا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مَیں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ اپنی کمیونٹی کے لوگوں سے ملوں، ان کی رہنمائی کروں، ان کے مسئلے حل کروں، ان کی تعلیم و تربیت ہو اور یہ ملک کے وفادار ہوں۔ اس کے علاوہ آپ لوگوں سے ملنا ہے اور بعض دوسرے پروگرام بھی ہیں۔

اس موقع پر Regina اور Lloydminister میں مساجد کے افتتاح کے پروگرام کا بھی ذکر ہوا۔ اور امیر صاحب نے بتایا کہ آئندہ سال Saskatoon میں بھی مسجد کے افتتاح کا پروگرام ہے۔

ممبر پارلیمنٹ Pamela Goldsmith نے کہا کہ وہ وینکوور (Vancour) کی مسجد کے وزٹ پر آنا چاہتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کا انتظام ہوجائے گا۔ امور خارجہ کے سیکرٹری آصف خان صاحب نے عرض کی کہ ہم اس کا انتظام کردیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبر پارلیمنٹ Pamela صاحبہ کو جلسہ سالانہ یوکے پر آنے کی دعوت دی اور بتایا کہ وہاں ہمارا جلسہ سالانہ ایک فارم لینڈ پر ہوتا ہے۔ عارضی طور پر ایک Village بنایا جاتا ہے۔ سارا اسٹرکچر عارضی طور پر ہوتا ہے اور یہ تمام انتظام تین دن کے لئے ہوتا ہے۔ کھانا پکانے اور کھانا کھلانے کا انتظام، رہائش کا انتظام، اور تمام بنیادی ضروریات، فرسٹ ایڈ اور عارضی ہسپتال، غرض ایک عارضی شہر آباد ہوتا ہے۔ یہ سارے انتظامات جلسہ سے ایک دو ہفتہ قبل شروع ہوجاتے ہیں اور جلسہ کے ایک ہفتہ بعد دیکھیں گے تو آپ کو فارم لینڈ ہی نظر آئے گی۔

اس موقع پر ممبر پارلیمنٹ Judy Sgro نے بتایا کہ وہ دو سال قبل جلسہ سالانہ یوکے پر گئی تھیں۔ مَیں بڑا اچھا تأثر لے کر واپس آئی ہوں۔ مَیں وہاں بہت سے لوگوں سے ملی تھی۔ دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے تھے۔ بہت اچھا وقت گزرا تھا۔ اگر تم بھی جاؤ گی تو بہت سے لوگوں سے ملوگی۔ بڑا اچھا موقع ہوگا۔

ان تینوں ممبران کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات سوا بارہ بجے تک جاری رہی۔

☆ بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Parliament Hill کی دوسری منزل پر تشریف لے آئے جہاں ایک ہال میں ممبران پارلیمنٹ کی طرف سے ریفریشمنٹ کا انتظام تھا اور پروگرام کے مطابق دوران ریفریشمنٹ ممبران پارلیمنٹ نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنا تھا۔

چنانچہ ممبران پارلیمنٹ باری باری حضور انور کے پاس آتے۔ حضور انور ان سے گفتگو فرماتے اور ہر ممبر پارلیمنٹ حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پاتا۔ یہ پروگرام قریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس دوران قریباً 30 سے زائد ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکردہ حکّام نے حضور انور کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ان ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کرکے حضور انور کے ساتھ اجتماعی تصویر بھی بنوائی۔